از عدالت عظمیٰ

"دی ٹائمز آف انڈیا" کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر

اور

اشونی کمار گھوس و دیگر

بنام

ارابندا بوس و دیگر۔

[مہر چند مہاجن، مکھرجیا، داس، چندرشیکھرا ایئر اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

توہین عدالت-ججوں پر خود غرضی کا الزام لگانیوالا آرٹیکل-سراسر توہین-معافی-عدالت عظمیٰ کا عمل۔

عدالت عظمیٰ کی توہین کے لیے کوئی قاعدہ جاری کرنا عدالت عظمیٰ کا معمول نہیں ہے سوائے انتہائی سنجیدہ اور سنگین مقدمات کے اور یہ عوامی تنقید کے لیے کبھی بھی حد سے زیادہ حساس نہیں ہوتا ہے۔لیکن جب انصاف کے انتظام کے معاملے میں سنگین نقصان کا خطرہ ہوتا ہے، تو تنقید کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور اسے پرسکون مساوات کے ساتھ دیکھا جائے گا۔

اشونی کمار گھوش بنام ارابندا بوس ودیگر (1953 ایس سی آر۔1) میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر "ٹائمز آف انڈیا" کے ایک سرکردہ مضمون میں درج ذیل بیانات موجود تھے:"اس معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ دہلی میں اعلی قانونی وسعت میں دوہری نظام کو متروک اور بے ضابطہ سمجھا جاتا تھا۔وکلاء اور ایجنٹوں کے اندراج کے لیے عدالت عظمیٰ کی طرف سے بنائے گئے قواعد کے اوپری حصے میں ایک بتانے والا نوٹ ہے کہ قواعد پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے اور ججوں نے دوہرے نظام کو ختم کرنے کی تجویز پر غور کیا تھا۔قانون پر دباؤ ڈال کر کسی مشکوک یا یہاں تک کہ قابل تعریف مقصد کو حاصل کرنا شاید ہی اصلاحی ہو۔ سیاست اور حکمت عملی کی قانون کے خالص خطے میں کوئی جگہ نہیں ہے اور عدالت عالیان تمام غیر معمولی تحفظات کو ترک کر کے اور غیر سمجھوتہ کے ساتھ قربِ الہی سے علیحدگی کا مشاہدہ کر کے ملک اور آئین کی بہتر خدمت کریں گی۔"توہین عدالت کی کارروائی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

میں: قرار دیا گیا کہ اگر مضامین نے محض عدالت عالیان کو قرب الٰہی سے علیحدگی کا خطبہ دیا ہوتا تو کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا، لیکن ججوں کو نامناسب محرکات سے منسوب کرتے ہوئے، مضمون نے نہ صرف منصفانہ اور مخلصانہ تنقید کی حدود کی خلاف ورزی کی بلکہ عدالتی وقار اور عظمت کو متاثر کرنے کا واضح رجحان تھا اور اس وجہ سے یہ توہین عدالت تھی۔

اگر عوام کے ذہنوں میں یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ ملک کی اعلی ترین عدالت کے ججوں کے مقدمات کا فیصلہ کرنے میں غیر معمولی تحفظات پر عمل کرتے ہیں تو انصاف کے انتظام میں پوری برادری کا اعتماد کمزور ہونے کا پابند ہے اور اس سے بڑی کوئی شرارت ممکنہ طور پر نہیں ہو سکتی۔

ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کی طرف سے دی گئی غیر مشروط معافی اور ان کے افسوس کو وسیع پیمانے پر تشہیر کرنے کے لیے ان کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کے پیش نظر، کارروائی کو ختم کر دیا گیا۔

انڈریو پال بنام ٹرینیڈاڈ کے اٹارنی جنرل (اے آئی آر 1936 پی سی 141) کا حوالہ دیا گیا۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 160 سال 1952۔ "ٹائمز آف انڈیا" (ڈیلی)، بمبئی اور دہلی کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر کو، 30 اکتوبر 1952 کے اپنے مقالے میں "ایک پریشان کن فیصلہ" کے عنوان سے ایک اہم مضمون شائع کرنے کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی ہوئی۔

بھارت کی طرف سے ایم۔ سی۔ سیتلواڈ، اٹارنی جنرل (بشمول، پی۔ اے۔ مہتا) (امیکس کیوری)۔

توہین کرنے والوں کی طرف سے این۔ سی۔ چٹرجی (بشمول، نور الدین احمد اور اے۔ کے۔ دت)۔

12 دسمبر 1952 کو عدالت کا فیصلہ جسٹس مہاجن نے دیا تھا۔ 30 اکتوبر 1952 کے اس مسئلے میں، بمبئی اور نئی دہلی میں شائع ہونے والے روزنامہ اخبار، "ٹائمز آف انڈیا" کے، ایک اہم مضمون کے عنوان "ایک پریشان کن فیصلہ" سے شائع ہوا تھا۔ اس پر بوجھ یہ تھا کہ عدالت عظمیٰ نے اکثریتی طور پر متزلزل اور غیر واضح انداز میں کلکتہ اور بمبئی عدالت عالیہان میں رائج انتہائی بدنیتی پر مبنی دوہرے نظام کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ عدالت عظمیٰ کے وکلاء کو کسی بھی عدالت عالیہ میں کام کرنے کا حق دیا گیا ہے، اس نے قواعد کو نافذ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

کر دیا۔ان عدالت عالیہان میں جو اصل جانب پیش ہونے والے وکلاء کو ان پر لاگو نہ ہونے والے وکلاء کی طرف سے ہدایت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔مضمون کا اختتام مندرجہ ذیل اقتباس کے ساتھ ہوا:

"اس معاملے کی حقیقت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نئی دہلی اور دوسری جگہوں پر اعلی قانونی طول بلد میں، دوہری نظام کو متروک اور بے ضابطہ سمجھا جاتا ہے۔وکلاء اور ایجنٹوں کے اندراج کے لیے عدالت عظمٰی کی طرف سے بنائے گئے قواعد کے اوپری حصے میں ایک بتانے والا نوٹ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قواعد دوبارہ نظر ثانی کے تابع تھے اور ججوں نے دوہری نظام کو ختم کرنے کی تجویز پر غور کیا تھا۔اگر نظام اپنی افادیت سے آگے نکل گیا ہے اور جمہوری آئین کی نئی ترتیب میں متضاد پایا گیا ہے تو اسے ہر طرح سے ختم کر دیں گے۔لیکن قانون پر دباؤ ڈال کر کسی مشکوک یا قابل تعریف مقصد کو حاصل کرنا شاید ہی بہتر ہو۔سیاست اور حکمت عملیوں کی قانون کے خالص خطے میں کوئی جگہ نہیں ہے اور عدالت عالیان تمام غیر معمولی تحفظات کو ترک کر کے اور غیر سمجھوتہ کے ساتھ قرب الہی سے علیحدگی کا مشاہدہ کر کے ملک اور آئین کی بہتر خدمت کریں گی جو قانون کی شان اور انصاف کی ضمانت ہے۔

"اس آرٹیکل پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا تھا اگر اس نے صرف عدالت عالیان کو قرب الہی سے علیحدگی کا خطبہ دیا ہوتا۔لیکن جب اس نے ججوں کو نامناسب محرکات سے منسوب کرنے کی کوشش کی تو اس نے نہ صرف منصفانہ اور مخلصانہ تنقید کی حدود کی خلاف ورزی کی بلکہ اس عدالت کے وقار اور عظمت کو متاثر کرنے کا واضح رجحان بھی ظاہر کیا۔اس طرح زیر بحث مضمون توہین عدالت تھی۔یہ واضح ہے کہ اگر عوام کے ذہنوں میں یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ ملک کی اعلی ترین عدالت کے جج مقدمات کا فیصلہ کرنے میں غیر معمولی تحفظات پر عمل کرتے ہیں، تو انصاف کے انتظام میں پوری برادری کا اعتماد کمزور ہونے کا پابند ہے اور اس سے بڑی شرارت کا ممکنہ طور پر تصور نہیں کیا جا سکتا۔یہی وجہ تھی کہ جواب دہندگان کے خلاف قاعدہ جاری کیا گیا تھا۔

ہمیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اخبار کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر نے ان کارروائیوں میں دائر اپنے اپنے حلف نامے میں کھل کر کہا ہے کہ اب انہیں احساس ہوا ہے کہ توہین آمیز مضمون میں انہوں نے ان الفاظ یا تاثرات میں جائز تنقید کی حدود سے تجاوز کیا تھا جسے عدالت پر عکاسی کرنے اور توہین عدالت کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔انہوں نے مخلصانہ افسوس کا اظہار کیا ہے اور اپنی اس پہلی غلطی کے لیے غیر محفوظ اور غیر اہل معافی مانگی ہے۔ہم یہ مشاہدہ کرنا چاہیں گے کہ اس عدالت کا یہ رواج نہیں ہے کہ اس طرح کے قواعد جاری کیے جائیں سوائے انتہائی سنگین اور سنگین مقدمات کے اور یہ عوامی تنقید کے لیے کبھی بھی حد سے زیادہ حساس نہیں ہوتا ہے۔لیکن جب انصاف کے انتظام کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

معاملے میں سنگین شرارت کا خطرہ ہوتا ہے، تو دشمنی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اسے پرسکون مساوات کے ساتھ نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس معاملے میں ہم اسی رائے میں ہیں جس کا اظہار آندرے پال بنام ٹرینیڈاڈ کے اٹارنی جنرل (1) میں ان کی لارڈ شپ آف دی پریوی کونسل نے کیا تھا، جہاں انہوں نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

"تنقید کا راستہ عوامی طریقہ ہے: غلط سربراہوں کو اس میں غلطی کرنے کی اجازت ہے؛ بشرطیکہ۔ یہ کہ عوام کے اراکین انصاف کے انتظام میں حصہ لینے والوں پر نامناسب محرکات کا الزام لگانے سے گریز کرتے ہیں، اور حقیقی طور پر تنقید کے حق کا استعمال کر رہے ہیں اور بدنیتی سے کام نہیں لے رہے ہیں یا انصاف کے انتظام کو خراب کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں، وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انصاف کوئی الگ تھلگ فضیلت نہیں ہے؛ اسے عام مردوں کے واضح تبصروں کے باوجود جانچ پڑتال اور احترام کا سامنا ہونے کی اجازت ہونی چاہیے۔

"جواب دہندگان کی طرف سے دی گئی غیر مشروط معافی اور ان کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کے پیش نظر۔ ان کے افسوس کو وسیع پیمانے پر تشہیر دینے کے لیے، ہم نے مزید کارروائی ترک کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم معافی قبول کرتے ہیں اور اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر اصول کو خارج کرتے ہیں۔

قاعدہ خارج کر دیا گیا۔

توہین کرنے والوں کے لیے ایجنٹ: راجندر نارائن۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document